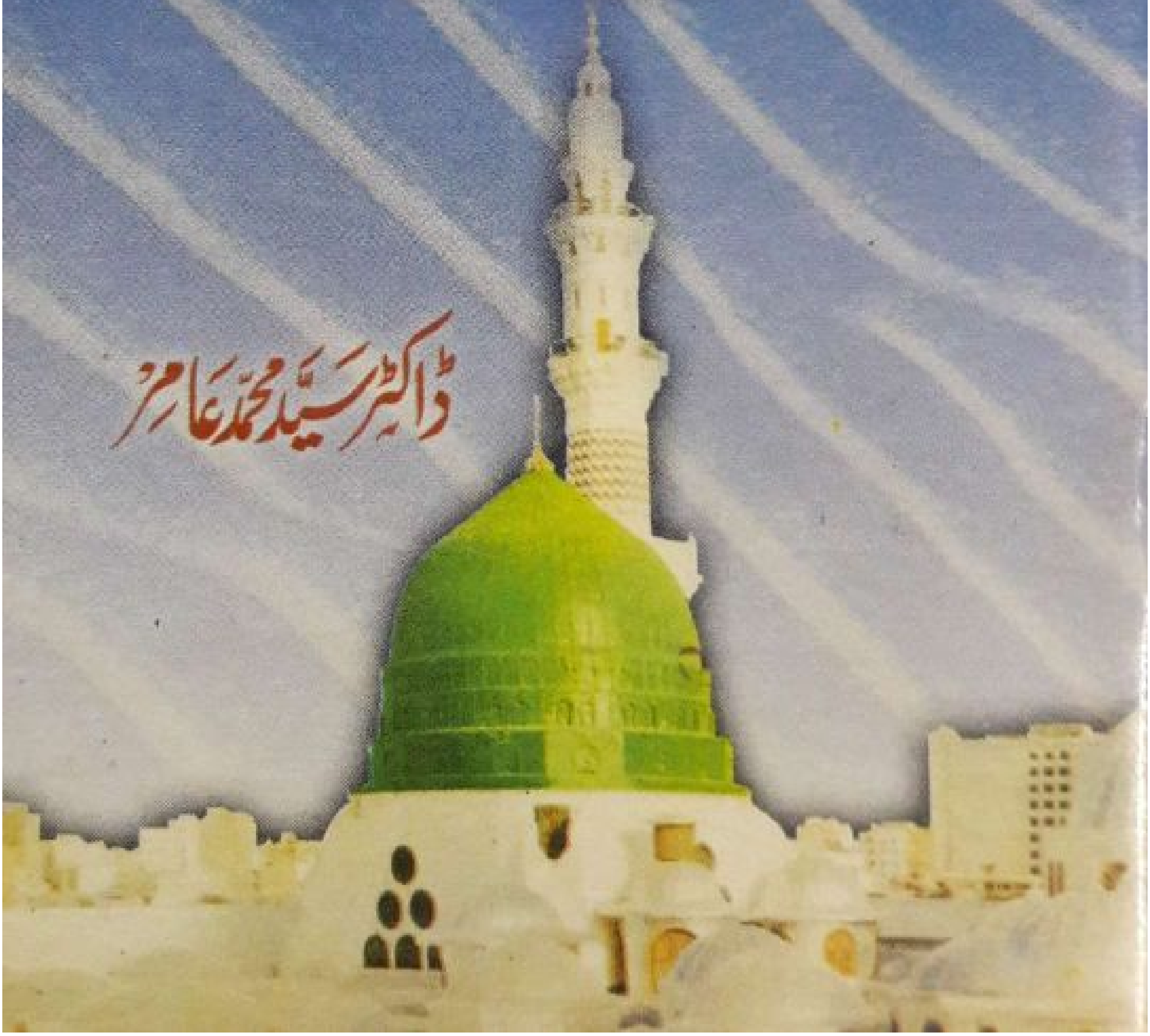
فرید پاکٹ بکس

یا نبی سلام علیک

ڈاکٹر سید محمد عامر



الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا نبی سلام علیک

مجموعۂ سلام بحضور سرورِ کائنات مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم

مرتبہ
ڈاکٹر سید محمد عامر گیلانی قادری رضوی

فرید بکڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ
FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.
Corp. Off. 2158, M.P. Street, Pataudi House, Darya Ganj, N. Delhi - 2
Phones: 3289786, 3289159 Fax: 3279998 Res: 3262486

فہرست

نام کتاب —— یا نبی سلام علیک

مرتب —— ڈاکٹر سید محمد عامر گیلانی

ناشر —— شبیر برادرز اردو بازار لاہور

کیلی گرافر —— اعجاز احمد ساقی

تعداد —— ۱۰۰۰

ھدیہ —— ۱۲ روپے پاکٹ سائز روپے

کعبے کے بدرالدجےٰ تم پہ کروڑوں درود

(امام اہلسنت شاہ احمد رضا خاں بریلوی) قدس سرہٗ

کعبے کے بدرالدجےٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحےٰ تم پہ کروڑوں درود
شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود
سینہ کے ہیں داغ داغ کہہ دو کریں باغ باغ
طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروڑوں درود

گرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو
ایسوں پہ ایسی عطا تم پہ کروڑوں درود
ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلاؤ
ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروڑوں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی اے سرور! تم پہ کروڑوں درود

اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں درود

ایک طرف اعدائے دیں ایک طرف حاسدیں
بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروڑوں درود

آنکھ عطا کیجیے اس میں ضیاء دیجیے
جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں درود۔

کروڑوں درود وسلام

امیرِ اہلسنت حضرت محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود وسلام

ہو نگاہِ کرم مجھ پہ سلطانِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود وسلام

دور رہ کر نہ دم ٹوٹ جائے کہیں
کاش طیبہ میں اے میرے ماہِ مبیں

دفن ہونے کو مل جائے دو گز زمیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود وسلام

کوئی حسنِ عمل پاس میرے نہیں
پھنس نہ جاؤں قیامت میں مولیٰ کہیں

اے شفیعِ امم لاج رکھنا تمہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود وسلام

دونوں عالم میں کوئی بھی تم سا نہیں
سب حسینوں سے بڑھ کر تمہیں ہو حسیں
قاسمِ رزقِ ربُ العلیٰ ہو تمہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

فکرِ اُمت میں راتوں کو روتے رہے
عاصیوں کے گناہوں کو دھوتے رہے
تم پہ قربان جاؤں میرے مہ جبیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

پھول رحمت کے ہر دم لٹاتے رہے
ہم غریبوں کی بگڑی بناتے رہے
حوضِ کوثر پہ نہ بھول جانا کہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

کافروں کے ستم ہنس کے سہتے رہے
پھر بھی ہر آن حق بات کہتے رہے
کتنی محنت سے کی تم نے تبلیغ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

موت کے وقت کر دو نگاہِ کرم
کاش اِس شان سے یہ نکل جائے دم

سنگِ در پہ تمہارے ہو میری جبیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

اب مدینے میں سب کو بلا لیجئے
اور سینہ مدینہ بنا دیجئے

از پئے غوثِ اعظم امامِ مبیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

عشق سے تیرے معمور سینہ رہے
لب پہ ہر دم "مدینہ مدینہ" رہے

بس میں دیوانہ بن جاؤں سلطانِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

دور ہو جائیں دنیا کے رنج و الم
ہو عطا اپنا غم دیجئے چشم نم

مال و دولت کی کوئی تمنا نہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

پھر بلا لو مدینے میں عطّار کو
اپنے قدموں میں رکھ لو گنہگار کو
کوئی اس کے سوا آرزو ہی نہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

—٭—

تم پر لاکھوں سلام

مفتیِ اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

سب سے اعلیٰ عزت والے — غلبہ و قہر و طاقت والے
حرمت والے کرامت والے — تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

رب کے پیارے راج دلارے — ہم ہیں تمہارے تم ہو ہمارے
اے دامانِ رحمت والے — تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

عرشِ علیٰ پر رب نے بلایا — اپنا جلوہ خاص دکھایا
خلوت والے جلوت والے — تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

آپ کا خادم ہے فرش کی زینت — اور قدم ہے عرش کی زینت
حسن و جمال و لطافت والے — تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

خواب میں اپنا جلوہ دکھاؤ — نوری کو تم نوری بناؤ
اے چمکیلی رنگت والے — تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

السلام

حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اے مدینے کے تاجدار سلام
اے غریبوں کے غمگسار سلام

تیری اِک اِک ادا پہ اے پیارے
سو درودیں فدا ہزار سلام

رب سلم کے کہنے والے پر
جان کے ساتھ ہوں نثار سلام

میرے پیارے پہ میرے آقا پر
میری جانب سے لاکھ بار سلام

میری بگڑی بنانے والے پر
بھیج اے میرے کردگار سلام

اس پناہ گناہ گاراں پر
یہ سلام اور کروڑ بار سلام

اس جوابِ سلام کے صدقے
تا قیامت ہوں بے شمار سلام

ان کی محفل میں ساتھ لے جائیں
حسرتِ ہمانِ بے قرار سلام

پردہ میرا نہ فاش حشر میں ہو
اے میرے حق کے رازدار سلام

وہ سلامت رہا قیامت میں
پڑھ لئے جس نے دِل سے چار سلام

عرض کرتا ہے یہ حسن تیرا
تجھ پہ اے خلد کی بہار سلام

—٭—

Scanned by CamScanner

اے مدینے کے تاجدار

اے مدینے کے تاجدار تجھے
اہل ایماں سلام کہتے ہیں
تیرے عشاق تیرے دیوانے
جانِ جاناں سلام کہتے ہیں
تیری فرقت میں بیقرار ہیں جو
ہجر طیبہ سے دل فگار ہیں جو
وہ طلب گارِ دید رو رو کر
اے مری جان سلام کہتے ہیں
جن کو دنیا کے غم ستاتے ہیں
ٹھوکریں در بدر جو کھاتے ہیں
غم نصیبوں کے چارہ گر تم کو
وہ پریشان سلام کہتے ہیں
دور دنیا کے رنج و غم کر دو
اور سینے میں اپنا غم بھر دو

سب کو جیسا ن تر عطا کرد
جو کہ سلطان سلام کہتے ہیں

جو تیرے عشق میں تڑپتے ہیں
حاضری کے لئے ترستے ہیں
اذن طیبہ کی آس میں آقا
وہ پُر ارماں سلام کہتے ہیں

تیرے روضے کی جالیوں تکتے ترہیں
ساری دنیا سے میرے سردار دیں
کتنے خوش بخت روز ۲ آ کر
تیرے مہماں سلام کہتے ہیں

آرزوے حرم ہے سینے میں
اب تو بلوائیے مدینے میں
تجھ سے تجھ ہی کو مانگتے ہیں جو
وہ مسلماں سلام کہتے ہیں

رخ سے پردے کو اب اٹھا دیجئے
اپنے سینے سے اب لگا لیجئے
حسن اعمال سے ہیں جو یکسر
خالی داماں سلام کہتے ہیں

آپ عطار کیوں پریشان ہیں
عاصیوں پر بھی وہ مہرباں ہیں

اُن پر رحمت وہ خاص کرتے ہیں
جو مسلمان سلام کہتے ہیں

اے مکینِ گنبدِ خضرا سلام

حضرت مفتی اختر رضا خاں صاحب مدظلہ العالی

اے صبا لے جا مدینے کو پیام / عرض کر دے ان سے با صد احترام
اے مکینِ گنبدِ خضرا سلام / اے شکیبِ ہر دلِ شیدا سلام
اب مدینے میں مجھے بلوائیے / اپنے بیکس پر کرم فرمائیے
بلبلِ بے پر پہ ہو جائے کرم / آشیانش دہ بگلزارِ حرم
ہند کا جنگل مجھے بھاتا نہیں / بس گئی آنکھوں میں طیبہ کی زمیں
زندگی کے ہیں مدینے میں مزے / عیش جو چاہے مدینے کو چلے
ہے مدینہ چشمۂ آبِ حیات / زندگی کو ہے مدینے میں ثبات
خلد کی خاطر مدینہ چھوڑ دوں / ایں خیال است و محال است و جنوں
خلد کے طالب سے کہہ دو بے گماں / طالبِ طیبہ کی طالب ہے جناں
مجھ سے پہلے میرا دل حاضر ہوا / ارضِ طیبہ کس قدر ہے دلربا
کتنی پیاری ہے مدینے کی چمک / روشنی ہی روشنی ہے تا فلک
کتنی بھینی ہے مدینے کی مہک / بس گئی بوئے مدینہ عرش تک
یا رسول اللہ از رحمت نگر / در بقیعِ پاک خواہم مستقر
بس انوکھی ہے مدینے کی بہار / رشکِ صد گل ہیں اسی گلشن کے خار

کتنی روشن ہے یہاں ہر ایک شب ہر طرف ہے تابشِ ماہِ عرب
کیا مدینے کو ضرورت چاند کی ماہِ طیبہ کی ہے ہر سو چاندنی
نور والے صاحبِ معراج ہیں مہر و ماہ ان کے سبھی محتاج ہیں
اے خوشا بختِ رسائے اخترت بازہ آوردی گدارا بر درت

—٭—

یانبی سلام علیک

(حضرت مفتی احمد یار خاں سالک رحمۃ اللہ علیہ)

یا نبی سلام علیک - یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک - صلوٰۃ اللہ علیک

آج وہ تشریف لایا　　جس نے روتوں کو ہنسایا
جس نے جلتوں کو بجھایا　　جس نے بگڑوں کو بنایا
یا نبی سلام علیک - یا رسول سلام علیک - یا حبیب سلام علیک - صلوٰۃ اللہ علیک

عرش اعظم کا ستارا　　فرش والوں کا سہارا
آمنہ بی کا دلارا　　حق تعالیٰ کا پیارا
یا نبی سلام علیک - یا رسول سلام علیک - یا حبیب سلام علیک - صلوٰۃ اللہ علیک

دو جہاں کا راج والا　　تخت والا تاج والا
بے کسوں کی لاج والا　　ساری دنیا کا اجالا
یا نبی سلام علیک - یا رسول سلام علیک - یا حبیب سلام علیک - صلوٰۃ اللہ علیک

تم بنائے دوسرا ہو　　کعبہ والے کی دعا ہو
تم ہی سب کے مدنی ہو　　جاں نہ کیوں تم پر فدا ہو

سلام

یا نبی سلام علیک   یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک   صلوٰۃ اللہ علیک
ہو مبارک اہلِ عصیاں   ہو گیا بخشش کا ساماں
آ گئی صبحِ بہاراں   ہو گیا گھر گھر چراغاں

یا نبی . . . .

جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے   نور کی چادر تنی ہے
روشنی ہی روشنی ہے   ہر طرف یہ دھوم مچی ہے

یا نبی . . . .

آج ہے صبح بہاراں   جھومتے ہیں سب مسلماں
گھر چکا ہے ابر باراں   رحمتوں سے بھر دو داماں

یا نبی . . . .

آمنہ رضی اللہ عنہا بی بی کے گھر پر   آ گیا نبیوں کا افسر
جھک گیا ہے کفر کا سر   پڑ گئی ہے دھوم گھر گھر

یا نبی

آمنہ بی کے دلارے | اے دکھی دل کے سہارے
کون ہے جو کر سنوارے | پھر سے بگڑے کام سارے

یا نبی . . . .

تم مکین لا مکاں ہو | اور حق کے راز داں ہو
اذنِ رب سے غیب داں ہو | کیا ہے جو تم سے نہاں ہو

یا نبی . . . .

اوّل و آخر تم آقا | باطن و ظاہر تم آقا
حاضر ناظر تم آقا | طیّب و طاہر تم آقا

یا نبی . . . .

آپ سلطانِ جہاں ہیں | درد مند بیکساں ہیں
چارۂ بےچارگاں ہیں | بے اماں کی اماں ہیں

یا نبی . . . .

تم حبیبِ کبریا ہو صلے اللہ علیہ وسلم | اور امام الانبیاء ہو
دو جہاں کے پیشوا ہو | شافعِ روزِ جزا ہو

یا نبی . . . .

یا حبیب رب داوُد | از پئے صدیق اکبر
اور عمر عثمان رضی اللہ عنہ و حیدر | چشم تر و قلب مضطر

یا نبی . . . .

واسطہ غوث الوریٰ (رضی اللہ عنہ) کا   حضرت احمد رضا (رحمۃ اللہ علیہ) کا
اور مرے مرشد پیا (رحمۃ اللہ علیہ) کا   رُخ بدل دو ہر بَلا کا

یا نبی . . . .

حب دنیا سے بچا لو   دِل سے شیطاں کو نکالو
اپنا دیوانہ بنا لو   مجھ کینے کو نبھا لو

یا نبی . . . .

رنج عصیاں کو مٹانا   نیک مجھ کو تم بنانا
راہِ سنت پر چلانا   اپنی الفت میں گمانا

یا نبی . . . .

سلطنت دو نہ حکومت   کچھ نہ دو دنیا کی دولت
دو فقط اپنی محبت   اے شہنشاہِ رسالت

یا نبی . . . .

رحمۃ للعلمیں ہو   اور شفیع مذنبیں ہو
فضل رب (عزوجل) سے کیا نہیں ہو   اور رب (عزوجل) کے بس تمہیں ہو

یا نبی . . . .

تم مدینے میں بلانا   پھر مجھے جلوہ دکھانا
اور سینے سے لگانا   اپنے قدموں میں سلانا

یا نبی . . . .

اے شہنشاہِ مدینہ — عرض کرتا ہے کمینہ
لب پہ ہو روز و شبینہ — بس مدینہ ہی مدینہ

یا نبی . . . .

رحمۃ للعلمینا — ہو عطا ایسا کرینہ
دیکھ کر میٹھا مدینہ — عشق میں پھٹ جائے سینہ

یا نبی . . . .

جانکنی کے وقت دلبر — کاش دیکھوں روئے انور
دیکھتے ہی جاں نچھاور — تم پہ کر دوں کاش ! سرور

یا نبی . . . .

اے مدینے والے آقا — جلتے ہیں تو اے آقا
سب کے سن لے نالے آقا — سب کو تو بلوا لے آقا

یا نبی . . . .

آخری لمحے جب آئیں — کاش ! وہ تشریف لائیں
اپنے جلووں میں گمائیں — جھوم کر ہم گنگنائیں

یا نبی . . . .

گنبدِ خضرا تمہارا — کس قدر ہے پیارا پیارا
کاش ! کرتے ہی نظارہ — جان و دل کر دوں نثارا

یا نبی . . . .

قبر میں ہو جب کہ آنا — تم وہاں تشریف لانا
چہرۂ روشن دکھانا — گورِ تیرہ جگمگانا

یا نبی . . . .

اَلاماں! ہنگامہ محشر — پیاس کی شدت سے سرور
جب زبانیں آئیں باہر — تم پلانا جامِ کوثر

یا نبی . . . .

حشر میں بدکار آنا — میرے عیبوں کو چھپانا
اپنے رب سے بخشوانا — ساتھ جنت میں بسانا

یا نبی . . . .

آہ! عطار حزیں ہو — اور مدینے کی زمیں ہو
اُس کا وقتِ واپسیں ہو — اور سرہانے بس تمہیں ہو

یا نبی . . . .

حشر میں عطار آئیں — آپ ان پر رحم کھائیں
پیار سے سینے لگائیں — اور رب عزوجل سے بخشوائیں

یا نبی . . . .

—٭—

یا نبی سلام علیک

یا نبی سلام علیک ‏ ‏ ‏ یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک ‏ ‏ ‏ صلوات اللہ علیک

السلام اے تاج والے ‏ ‏ ‏ دو جہاں کے راج والے
عاصیوں کی لاج والے ‏ ‏ ‏ اے مرے معراج والے

یا نبی سلام علیک ‏ ‏ ‏ یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک ‏ ‏ ‏ صلوات اللہ علیک

کاش حاصل ہو حضوری ‏ ‏ ‏ دور ہو جائے یہ دوری
دیکھ لوں وہ شکل نوری ‏ ‏ ‏ دل کی یہ حسرت ہو پوری

یا نبی سلام علیک ‏ ‏ ‏ یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک ‏ ‏ ‏ صلوات اللہ علیک

دکھ بھرے نالوں کا صدقہ ‏ ‏ ‏ ناز کے پالوں کا صدقہ
کربلا والوں کا صدقہ ‏ ‏ ‏ بھیک دو لعلوں کا صدقہ

یا نبی سلام علیک ‏ ‏ ‏ یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک ‏ ‏ ‏ صلوات اللہ علیک

تم شفیع المذنبیں ہو ‏ ‏ ‏ سرور دنیا و دیں ہو
صادق الوعد و امیں ہو ‏ ‏ ‏ رحمۃ للعالمیں ہو

یا نبی سلام علیک

محمد اکبر وارثی

یا نبی سلام علیک　　　یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک　　　صلوات اللہ علیک

جان کر کافی سہارا　　　لے لیا ہے در تمہارا
خلق کے وارث خدارا　　　لو سلام اب تو ہمارا
یا نبی سلام علیک - یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

ہاں یہ پورا مدعا ہو　　　ہم ہوں دربارِ خدا ہو
تم ادھر جلوہ نما ہو　　　اس طرف سے یہ صدا ہو
یا نبی سلام علیک . . . .

آپ شاہِ انس و جاں ہو　　　وارثِ کون و مکاں ہو
رہنمائے دو جہاں ہو　　　پیشوائے مرسلاں ہو
یا نبی سلام علیک . . . .

نورِ ربُ العالمین ہو　　　جلوۂ حق الیقیں ہو
سرورِ دنیا و دیں ہو　　　دل میں آنکھوں میں کہیں ہو
یا نبی سلام علیک . . . .

عاشقِ سائل کی سُن لو　　　بانئ محفل کی سُن لو

سامعین کے دل کی سن لو — اکبر بسمل کی سُن لو
یا نبی سلام علیک . . . .

میرے مولا میرے سرور — ہے یہی ارمان اکبر
پہلے قدموں پر رکھے سر — پھر کہے یہ سر اٹھا کر
یا نبی سلام علیک — یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک — صلوات اللہ علیک

— ❁ —

یا نبی سلام علیک صلے اللہ

یا نبی سلام علیک صل اللہ ‏ یا رسول سلام علیک صل اللہ
یا حبیب سلام علیک صل اللہ ‏ صلوات اللہ علیک صل اللہ
مصطفےٰ خیر الوریٰ ہو ‏ سرور ہر دو سرا ہو
اپنے اچھوں کا تصدق ‏ ہم بدوں کو بھی بنا ہو
یا نبی سلام علیک صل اللہ ‏ یا رسول سلام علیک صل اللہ
یا حبیب سلام علیک صل اللہ ‏ صلوات اللہ علیک صل اللہ
کس کے پھر ہو کر رہیں ہم ‏ گر تمہیں ہم کو نہ چاہو
بد بنیں تم ان کی خاطر ‏ رات بھر رو رو کرا ہو
یا نبی سلام علیک صل اللہ ‏ یا رسول سلام علیک صل اللہ
یا حبیب سلام علیک صل اللہ ‏ صلوات اللہ علیک صل اللہ
چرخ بدلے دھر بدلے ‏ تم بدلنے سے ورا ہو
عمر بھر تو یاد رکھا ‏ وقت پر کیا بھولنا ہو
یا نبی سلام علیک صل اللہ ‏ یا رسول سلام علیک صل اللہ
یا حبیب سلام علیک صل اللہ ‏ صلوات اللہ علیک صل اللہ

وہ ہو جس کا نام لیتے | دشمنوں کا دل برا ہو
وہ ہو جس کے رد کی خاطر | رات دن وقفِ دعا ہو
یا نبی سلام علیک صلی اللہ | یا رسول سلام علیک صلی اللہ
یا حبیب سلام علیک صلی اللہ | صلوات اللہ علیک صلی اللہ
تم کو غم سے کیا تعلق | بے کسوں کے غم زدا ہو
کیوں رضا مشکل سے ڈریے | جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مشکل کشا ہو

یا حبیب احمد مجتبیٰ

یا حبیب احمد مجتبیٰ دل مبتلا کا سلام لو
جو وفا کی راہ میں کھو گیا اسی گمشدہ کا سلام لو

میں طلب سے باز نہ آؤں گا تو کرم کا ہاتھ بڑھائے جا
جو ترے کرم سے ہیں آشنا اسی آشنا کا سلام لو

میری حاضری ہو مدینے میں ملے لطف مجھ کو بھی جینے میں
تیرا نور ہو میرے سینے میں میری اس دعا کا سلام لو

وہ حسین جس نے چھڑک کے خون چمن وفا کو ہرا گیا
اس جاں نثار کا واسطہ کہ ہر اک گدا کا سلام لو

کوئی مر رہا ہے بہشت پر کوئی چاہتا ہے نجات کو
میں تجھی کو چاہوں خدا کرے میری اس دعا کا سلام لو

تمام اولیاء کے بلند سر ہیں قدم پہ جن کے ہوئے
اُسی پیارے غوث کا واسطہ ہم بے کسوں کا سلام لو

—٭—

اے صبا مصطفیٰ سے کہہ دینا

اے صبا مصطفیٰ سے کہہ دینا غم کے مارے سلام کہتے ہیں
یاد کرتے ہیں تم کو شام و سحر دل ہمارے سلام کہتے ہیں

اللہ اللہ حضور کی باتیں مرحبا رنگ و نور کی باتیں
چاند جن کی بلائیں لیتا ہے اور تارے سلام کہتے ہیں

اللہ اللہ حضور کے گیسو بھینی بھینی مہکتی وہ خوشبو
جن سے معمور ہے فضا ہر سو وہ نظارے سلام کہتے ہیں

جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا ہے رحمتوں کا پیام آتا ہے
لب ہمارے درود پڑھتے ہیں دل ہمارے سلام کہتے ہیں

زائرِ طیبہ تو مدینے میں پیارے آقا سے اتنا کہہ دینا
آپ کی گردِ راہ کو آقا بے سہارے سلام کہتے ہیں

عاشقوں کا سلام لے جاؤ غم زدوں کا سلام لے جاؤ
یہ تڑپتے بلکتے دیوانے ان کا بھی کچھ پیام لے جاؤ

ذکر تھا آخری مہینے کا تذکرہ چھڑ گیا مدینے کا
حاجیو مصطفیٰ سے کہہ دینا غم کے مارے سلام کہتے ہیں

اذن مل جائے گا گر مدینے کا کام بن جائے گا کمینے کا
حاجیو مصطفیٰ سے کہہ دینا غم کے مارے سلام کہتے ہیں

Scanned by CamScanner

سلام ان پر کہ جن کے نور سے

سلام ان پر کہ جن کے نور سے عالم ہوا پیدا
سلام ان پر کہ جن کے حسن پر حسنِ ازل شیدا

سلام اُن پر جو اشرف اور افضل انبیاء میں ہیں
سلام ان پر جو ختم المرسلین ہر دو سرا میں ہیں

سلام ان پر کہ قرآں جن پہ جبریلِ امیں لائے
سلام ان پر شبِ اسریٰ جنھیں حق آپ بلوائے

سلام ان پر کہ کو اد نیٰ کہلا ہے شان میں جنکی
سلام ان پر بہر شئی توصیف ہے قرآں میں جنکی

سلام ان پر کہا یٰسین و طٰہٰ جنکو قرآں نے
سلام ان پر بنایا فخرِ عالم جن کو یزداں نے

سلام ان جنہوں نے ہاشمی امی لقب پایا
سلام ان پر جنھیں حق نے حبیبِ خاص فرمایا

سلام ان پر کہ جو داعی ہیں احکامِ شریعت کے
سلام ان پر کہ جو غواص ہیں بحرِ حقیقت کے

سلام ان پر کہ جن کو عرش پہ جانا نہ مشکل تھا
سلام ان پر کہ جن کو رتبۂ معراج حاصل تھا

سلام ان پر جو ہو کر رہبرِ دنیا و دیں آئے
سلام ان پر جو بن کے رحمۃ اللعلمیں آئے

سلام ان پر ازل ہی سے جو محبوبِ الٰہی ہیں
سلام ان پر مکمل رحمتیں جن پر خدا کی ہیں

سلام ان پر کہ حامی بن کے محشر میں جو آئیں گے
سلام ان پر جو امت کو خدا سے بخشوائیں گے

سلام ان پر جنہوں نے فتنہ و شر کو مٹایا ہے
سلام ان پر جنہوں نے راہِ حق پر ہم کو ڈالا ہے

سلام ان پر جنہیں ہم احمد مختار کہتے ہیں
سلام ان پر جنہیں کونین کا سردار کہتے ہیں

جمیع نوعِ انساں کے لئے پیغام ہے جس کا
سلام اس نورِ مطلق پر محمد نام ہے جس کا

مدینے کے زائر سلام اُن سے کہنا

حضرت عبدالغفار قادری رحمۃ اللہ علیہ

مدینے کے زائر سلام اُن سے کہنا
تڑپتے ہیں تیرے غلام ان سے کہنا

ہو جب سامنے سبز گنبد تمہارے
نگاہِ عقیدت سے دامن پسارے
ہے حاضر تمہارا غلام اُن سے کہنا
مدینے کے زائر سلام اُن سے کہنا

بڑی چاہتوں سے ہے اِس در کو پایا
پڑا ہی رہوں در نہ چھوٹے تمہارا
نہ جاؤں گا اب تشنہ کام اُن سے کہنا
مدینے کے زائر سلام اُن سے کہنا

پھریں کب تلک در بدر بے ٹھکانے
کے جائیں ہم اپنے دل کی سُنانے
تمہی تو بناتے ہو کام اُن سے کہنا
مدینے کے زائر سلام اُن سے کہنا

اسی آرزو میں گزرتے رہے دن
کہ پہنچیں دیارِ نبی ہم بھی لیکن
نہیں ہے کوئی انتظام اُن سے کہنا
مدینے کے زائر سلام اُن سے کہنا

کماں اس طرح شاہا اپنی دلا میں
خمارِ محبت ہو ہر اک ادا میں
یونہی ہو بسر صبح و شام اُن سے کہنا
مدینے کے زائر سلام اُن سے کہنا

شریعت پہ اُٹھے میرا جو قدم ہو
وظیفہ ترے نام کا دم بدم ہو
یہ ہو عمر یونہی تمام ان سے کہنا
مدینے کے زائر سلام اُن سے کہنا

دِکھا دو اُس کو وہ دلکش نظارے
ترستے ہیں جن کو مسلمان سارے
یہ باتیں بصد احترام اُن سے کہنا
مدینے کے زائر سلام اُن سے کہنا

سلام

صابر براری

رسولِ عالی وقار آئے، درود پڑھیے سلام پڑھیے
حبیب پروردگار آئے، درود پڑھیے سلام پڑھیے

فلک سے قدسی درِ نبی پر ادب سے خوش آمدید کہنے
سب نوری پروانہ وار آئے، درود پڑھیے سلام پڑھیے

وہ جن کا ذکرِ جمیلِ راحت، وہ جن کی چاہت بھی ہے عبادت
وہی تو جانِ بہار آئے، درود پڑھیے سلام پڑھیے

نویدِ عیسےٰ، پیامِ موسیٰ، مرادِ حضرت خلیلِ کعبہ
بنامِ رحمت حضور آئے، درود پڑھیے سلام پڑھیے

بشیر ہو کر، نذیر ہو کر، رؤف ہو کر، رحیم ہو کر
شفیعِ روزِ شمار آئے۔ درود پڑھیے، سلام پڑھیے

خدائی آنکھیں بچھا رہی ہے، صدا یہ سدرہ سے آرہی ہے
دنیٰ کے وہ تاجدار آئے درود پڑھیے سلام پڑھیے

حضور آئے، بہار آئی، صبا یہ پیغام ساتھ لائی
یہ لمحے کیا خوشگوار آئے، درود پڑھیے سلام پڑھیے

ادب سے ہر گام سوئے محفل برائے نذرِ حضور صابر
لئے عقیدت کے ہار آئے، درود پڑھیے سلام پڑھیے

تمہیں وطن کی ہوائیں سلام کہتی ہیں

سید علی احمد نیّر

تمہیں وطن کی ہوائیں سلام کہتی ہیں
مرے چمن کی فضائیں سلام کہتی ہیں

عطا ہوئیں جو عجم کے حسیں مناظر کو
وہ دل کشی وہ ادائیں سلام کہتی ہیں

وہ عہدِ گل، وہ لبِ جو، وہ بزمِ سرو و سمن
وہ قمریوں کی صدائیں سلام کہتی ہیں

زبانِ لالہ و گل ہے جو نغمہ سنجِ درود
تو بلبلوں کی نوائیں سلام کہتی ہیں

تمہاری یاد میں برسیں جو بن کے ابرِ بہار
وہ آنسوؤں کی گھٹائیں سلام کہتی ہیں

درِ قبول پہ جو بار یاب ہو نہ سکیں
وہ غم نصیب دعائیں سلام کہتی ہیں

تمہارے ہجر میں اٹھیں جو خانقاہوں سے
وہ اہلِ دل کی صدائیں سلام کہتی ہیں

تمہارے نام کی عزت پہ ہو گئیں جو نثار
وہ غازیوں کی وفائیں سلام کہتی ہیں

مرے وطن سے جو آئیں تمہیں لے کے بوئے وفا
وہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں سلام کہتی ہیں

—:—

شمس الضحیٰ پر لاکھوں سلام

قمر الدین احمد قمر انجم

شمس الضحیٰ پر لاکھوں سلام
بدر الدجیٰ پر لاکھوں سلام

اعلیٰ سے اعلیٰ تیرا مقام
سب انبیاء کا تو ہے امام
کل اولیاء ہیں تیرے غلام
شمس الضحیٰ پر لاکھوں سلام

ہے حکمرانی کس شان سے
قائم ہے تیرے فیضان سے
دنیا و دین کا سارا انتظام
شمس الضحیٰ پر لاکھوں سلام

ہر رُخ سے ایمان ہے سُرخرو
ظاہر بھی تو ہے باطن بھی تو
دل میں درود اور لب پر سلام
شمس الضحیٰ پر لاکھوں سلام

تیری عطا کی کیا بات ہے
ابرِ کرم کی برسات ہے
روِ بلا ہے تیرا ہی نام
شمس الضحیٰ پر لاکھوں سلام

سب پا رہے ہیں در سے تیرے
سب پا رہے ہیں گھر سے تیرے
اس میں نہیں ہے کوئی کلام
شمس الضحیٰ پر لاکھوں سلام

اتنا کرم تو فرمائیے
روضے پہ سب کو بلوائیے
حاضر یہاں ہیں جتنے غلام
شمس الضحیٰ پر لاکھوں سلام

انجم کے آقا انجم ہی کیا
تیرے بھکاری تیرے گدا!
سارے خواص اور سارے عوام
شمس الضحیٰ پر لاکھوں سلام

سلام آقا (صلے اللہ علیہ وسلم)

سعید احمد خان سعید

عالی حضور آقا، عالی مقام آقا ذی اقتدار آقا، ذی احتشام آقا
رحمت ہو تم برائے ہر خاص و عام آقا کرتی ہے پیش امت ہر صبح و شام آقا

تم پر درود آقا، تم پر سلام آقا

جب جاگتا ہوں سن کر میں بانگِ صبحگاہی نورِ سحر سے مٹتی ہے رات کی سیاہی
دیتا ہوں پہلے اٹھ کر توحید کی گواہی بعد از خدا تمہارا لیتا ہوں نام آقا

تم پر درود آقا تم پر سلام آقا

مجرم ہوں بد عمل ہوں عاصی ہوں پُر خطا ہوں ہوں امتی تمہارا جیسا برا بھلا ہوں
میں رحم کا، کرم کا حقدار ہو چکا ہوں امت میں ہے تمہاری میرا بھی نام آقا

تم پر درود آقا تم پر سلام آقا

نذرانۂ عقیدت مولا قبول کر لو اِک آہ چند آنسو شاہا قبول کر لو
ناچیز سا ہمارا ہدیہ قبول کر لو کرتے ہیں عرض مِل کر ہم سب غلام آقا

تم پر درود آقا تم پر سلام آقا

اِک بار تو تمہارا جلوہ خدا دکھائے دیدار کو ترستی جانِ حزیں نہ جائے
بس تم کو دیکھ لوں پھر کچھ بھی نظر نہ آئے یعنی سعید کا ہو آخر کلام آقا

تم پر درود آقا تم پر سلام آقا

اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینتِ عرشِ معلیٰ الصلوٰۃ والسلام
بُت شکن آیا یہ کہہ کر سر کے بل بت گر پڑے
جھوم کے کہتا تھا کعبہ الصلواۃ والسلام
ربِّ ہَب لی اُمتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
رب نے فرمایا کہ بخشا الصلواۃ والسلام
کھنچے چٹکے پھول مہکے چہچہا ئیں بلبلیں
گل کھلا باغِ احمد کا الصلوٰۃ والسلام
خود خدائے پاک بھی محبت حبیب پاک میں
کہہ رہا ہے یہ ازل سے الصلوٰۃ والسلام
سَر جھکا کر باادب عشقِ رسول اللہ میں
کہہ رہا ہے ہر ستارہ الصلوٰۃ والسلام
دست بستہ سب فرشتے پڑھتے ہیں ان پر سلام
کیوں نہ ہو پھر ورد اپنا الصلوٰۃ والسلام

مومنوں پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

جب فرشتے قبر میں جلوہ دکھائیں آپ کا
ہو زباں پر پیارے آقا الصلوٰۃ والسلام

میں دہ نئی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

—⁂—

سلام

یا رسول اللہ تیرے در کی فضاؤں کو سلام
گنبدِ خضریٰ کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام

والہانہ جو طوافِ روضۂ اقدس کریں
مست و بیخود وجد میں آتی ہواؤں کو سلام

شہرِ بطحا کے درو دیوار پہ لاکھوں درود
زیرِ سایہ رہنے والوں کی صداؤں کو سلام

جو مدینے کے گلی کوچوں میں دیتے ہیں صدا
تا قیامت ان فقیروں اور گداؤں کو سلام

مانگتے ہیں جو وہاں شاہ و گدا بے امتیاز
دل کی ہر دھڑکن میں شامل ان دعاؤں کو سلام

اے ظہوری خوش نصیبی لے گئی جن کو حجاز
ان کے اشکوں اور ان کی التجاؤں کو سلام

در پہ رہنے والے خاصوں اور عاموں کو سلام
یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیرے غلاموں کے غلاموں کو سلام

کعبۂ کعبہ کے خوش منظر نظاروں پر درود
مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی صبحوں اور شاموں کو سلام

جو پڑھے جاتے ہیں روز و شب ترے دربار میں
پیش کرتا ہے ظہوری اُن سلاموں کو سلام

تو سلام میرا رو رو کے کہنا

زائرِ طیبہ! روضے پہ جاکر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا
میرے غم کا فسانہ سُنا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

تیری قسمت پہ رشک آرہا ہے کہ مدینے کو تو جا رہا ہے
آہ! جاتا ہے مجھ کو رُلا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

جب پہنچ جائے تیرا سفینہ، جب نظر آئے میٹھا مدینہ
باادب اپنے سَر کو جھکا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

جب کہ آئے نظر پیارا مکّہ، چوم لینا نظر سے تو کعبہ
ہو سکے گر تو ہر جا پہ جاکر، تو سلام میرا رُو رُو کے کہنا

تو عرب کی حسیں وادیوں کو ریگزاروں کو آبادیوں کو
میری جانب سے پلکیں بچھا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

جب کہ پیشِ نظر جالیاں ہوں، تیری آنکھوں سے آنسو رواں ہوں
میرے غم کی کہانی سنا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

آمنہ رضی اللہ عنہا کے دلارے کو پہلے، بعد شیخین رضی اللہ عنہما کو بھی تو کہے
پھر بقیع مبارک پہ جاکر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

مانگنا مت تو دنیا کی دولت، مانگنا اُن ﷺ سے تم اُن کی اُلفت
ہاں ذرا خوب دل کو لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

میرے آقا ﷺ کے محراب و منبر، اُن ﷺ کی مسجد کے دیوار اور دَر
قلب کی آنکھ اُن پر جما کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

پیاری پیاری وہ جنت کی کیاری، چوم لینا نگاہوں سے ساری
بحرِ رحمت میں غوطہ لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

ز گنبد کے دلکش نظارے، اور سب پُرنور وہاں کے منارے
ن کے جلووں میں خود کو گما کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

وہ شہیدوں کے سردار حمزہ رضی اللہ عنہ، اور جتنے اُحد کے ہیں شہداء
تو سبھی کے مزاروں پہ جا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

ازوں کا پابند بن جا، اور سرکار ﷺ کی سُنّتوں کا
اب اپنے اندر بسا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

کوئے محبوب ﷺ کے پتھروں کو، کنکریوں، ٹھیکریوں، لکڑیوں
پلکوں سے وہاں کے اٹھا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

ہاں جب مدینے کی دیکھے، خوب ادب سے انہیں پیار کر کے
تو نرمی سے اُن پہ پھرا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

گر مدینے میں بادل گھریں جب، اُن سے بیتاب قطرے گریں جب
بارشِ نور میں تو نہا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

اشکِ الفت کی مہکی لڑی سے منتوں کی برستی جھڑی سے
اپنا سینہ مدینہ بنا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

زائرِ طیبہ! میرا فسانہ، خوب رو رو کے ان کو سنانا ﷺ
سوزِ الفت سے دِل کو جلا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

رو رہا ہے ہر اِک غم کا مارا، عرض کرتا ہے تجھ سے بچارا
میری بھی حاضری کی دُعا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

سنگریزوں اور پتھروں کو، اونٹ، گھوڑے، خروں، خچروں کو
اور پرندوں پہ نظریں جما کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

تو مدینے کی مہکی فضا کو، ٹھنڈی ٹھنڈی وہاں کی ہوا کو
ہاتھ اُبرا کے سَر کو جھکا کر، تو سلام میرا رو رو کہنا

چوم لینا مدینے کی گلیاں، پتیاں اور پھولوں کی کلیاں
سب کو آنکھوں سے اپنی لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

جب مدینے کے صحرا سے گزرے، بھول نا مت، ذرا یاد کر کے
خاکِ طیبہ ذرا سی اُٹھا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

وہ مدینے کے مدنی نظارے، دلکشا دِلرُبا پیارے پیارے
اُن نظاروں پہ قربان جا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

اُن کا دیدار ہو گر میسر، ہوش بھی تیرا قائم رہے گر
جوڑ کے ہاتھ، سَر کو جھکا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

ان کا دیکھے جو نقشِ کفِ پا، خوب آنسو وہاں پہ بہانا
اور پلکوں سے جھاڑو لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

بے بسوں غم کے ماروں کو کہنا، بے کسوں دلفگاروں کو کہنا
خود بھی رو کر، انہیں بھی رُلا کر، تو سلام میرا رو رو کر کہنا

اشکبار آنکھ والوں کو کہنا، ان کی آہوں کو نالوں کو کہنا
ان کے غم میں مزید اور رولا کر، تو سلام میرا رو رو کر کہنا

تو مدینے کی ہریالیوں کو، اور پھلوں سے لدی ڈالیوں کو
میٹھی میٹھی کھجوریں تُنگا کر، تو سلام میرا رو رو کر کہنا

جب لگا ان مدینہ کو دیکھے، جوڑ کر ہاتھ تُو اُن کے آگے
اشک بار آنکھ اُن پہ جما کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

وہ مدینے کے پیارے کبوتر، جب نظر آئیں تجھ کو برادر
اُن کو تھوڑے سے دانے کھلا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

تو درختوں کو اور جھاڑیوں کو، ان کی گلیوں کی سب گاڑیوں کو
ہاتھ اپنا ادب سے لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

بوتلوں بلکہ ڈھکنوں کو بھی تو، دال، گندم کے دانوں کو بھی تو
چوم آنکھوں سے اپنی لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

جگنوں، بھنڈیوں، توریوں کو، گوبیوں، گاجروں، مولیوں کو
آنکھ سے تُرئیوں کو لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

کہنا سیبوں کو اور آڑوؤں کو، اور کیلوں کو زرد آلوؤں کو
اور تربوز سر پر اٹھا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

ٹرنا دِبل کو، شفتوں کو نارو شہ ٹیم، اور تو کو بروں کو
ٹھنڈا پانی کسی کو پلا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

چینوٹیوں، کھونٹیوں، ٹونٹیوں کو، ہر طرح کی جڑی بوٹیوں کو
بار بار اُن پہ نظریں جما کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

چاول، روٹیوں، بوٹیوں کو، مرغ انڈوں کو اور مچھلیوں کو
سبزیاں تو وہاں کی پکا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

تھالیوں کو پیالیوں کو کہنا، تو مرچ مسالوں کو کہنا
چائے کی کیتلی کو اٹھا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

ٹھنڈے پنکھوں کو اور ہیٹر کو بلکہ تاروں اور میٹروں کو
بتیوں کو وہاں کی جلا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

جس قدر بھی ہیں پانی کے نلکے، پھل تو پھل بلکہ بیج اور چھلکے
ہاتھ اُن کی طرف بھی بڑھا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

تو مکانوں کو بھی، کھڑکیوں کو، اور دیوار و دَر سیڑھیوں کو
تو عقیدت سے دِل میں بٹھا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

رسیوں، قینچیوں اور چھریوں، چادروں، سوئی دھاگوں کی دریوں
سب کو سینے سے اپنے لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

مسجد پاک کے منبروں کو، خوبصورت وہاں کی صفوں کو
خاک آنکھوں میں اپنی لگا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

کاش! ہوتا میں سنگ سیدوں کا بن کے دربان پہرہ بھی دیتا
رب [عزوجل] نے بھیجا ہے انساں بنا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

جب مدینے سے تو ہوگا رخصت، غم سے ہوگی عجب تیری حالت
اپنی پلکوں پہ موتی سجا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

ان [صلی اللہ علیہ وسلم] کی خدمت میں کہتے تھے کہنا، سب کو جلوۂ روضہ پہ کہنا
سب کی جانب سے یہ التجا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

عرض کرنا یہ بے چارے بے بس، کہتے تھے سب یہ رو رو کے بیکس
ہم کو قدموں میں مدفن عطا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

کہنا عطار پر تو کرم کر، یا نبی [صلی اللہ علیہ وسلم]! دور رنج و الم کر
اس کو بس اپنا غم تو عطا کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

کہنا عطار اے شاہِ عالی [صلی اللہ علیہ وسلم]! ہے فقط تجھ سے تیرا سوالی
تو سوال اس کا پورا شہا [صلی اللہ علیہ وسلم] کر، تو سلام میرا رو رو کے کہنا

-٭-

خیر البشر پر لاکھوں سلام

خیر البشر پر لاکھوں سلام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

روزِ ازل جو چمکا تھا نور — محشر میں ہوگا اس کا ظہور
اول سے آخر ان ہی کا نام — خیر البشر پر لاکھوں سلام

جن و ملائک تیرے غلام — سب سے سوا تیرا مقام
یٰسین و طٰہٰ تیرے ہی نام — خیر البشر پر لاکھوں سلام

جود و سخا کا پرچم تو ہی — زخمِ جہاں کا مرہم تو ہی
مشکل کشائی تیرا ہی کام — خیر البشر پر لاکھوں سلام

عرشِ بریں تک چرچا تیرا — شمس و قمر ہے صدقہ تیرا
اے ماہ کامل حسنِ تمام — خیر البشر پر لاکھوں سلام

اے جانِ جاناں جانِ جہاں — شاداں کے تم ہو شاہِ شہاں
نازاں کے ہم ہیں ادنیٰ غلام — خیر البشر پر لاکھوں سلام

سب کو میسر ہو یہ مقام — پہنچیں مدینے بن کر غلام
پڑھتے درود اور پڑھتے سلام — خیر البشر پر لاکھوں سلام

تیری ثنا ہے میرا نصیب — قربان پر جان ادیب
تجھ پر تصدق عالم تمام — خیر البشر پر لاکھوں سلام

سلام

شہِ ہر دو عالم درود و سلام
رسولِ مکرم درود و سلام

ہے قرآن میں حکم صلوا علیہ
پڑھیں پھر نہ کیوں ہم درود و سلام

مدینے کے سائیں علیک الصلوٰۃ
اے مہمانِ ارقم درود و سلام

درود و سلام اے بشیر و نذیر
مکرم، معظم درود و سلام

ہوئی تجھ پہ تکمیل دینِ مبین
نبیوں کے خاتم درود و سلام

طبیبِ دلِ دردمنداں صلوٰۃ
اے چارہ گرِ غم درود و سلام

میرے دل میں ہر آن یادیں تیری
مرے لب پہ ہر دم درود و سلام

یہ ردِّ بلا ہے یہ مشکل کشا
کہ ہے اسمِ اعظم درود و سلام

ہے آسان وظیفہ صلوٰۃ و ثنا
ہے تسبیح محکم درود و سلام

معطر گلِ تر ہے نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گہر ہائے شبنم درود و سلام

ذکی کی دعا کہ وقتِ اخیر
زباں پر ہو پیہم درود و سلام

(رفیع الدین ذکی قریشی)

صلی اللہ علیہ وسلم

سلام اے آمنہ کے لعل

حفیظ جالندھری

سلام اے آمنہ کے لعل اے محبوبِ سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات فخرِ نوعِ انسانی

سلام اے ظلِ رحمانی، سلام اے نورِ یزدانی
ترا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی

ترے آنے سے رونق آ گئی گلزارِ ہستی میں
شریکِ حالِ قسمت ہو گیا پھر فضلِ ربانی

اگرچہ فقر و فخری رتبہ ہے تیری قناعت کو
مگر قدموں تلے ہے فرِ کسرائی و خاقانی

زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی

زمیں کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہو جائے
ترے پرتو سے مل جائے ہر اک ذرے کو تابانی

حفیظ بے نوا بھی ہے گدائے دامنِ دولت
عقیدت کی جبیں تیری مروت سے ہے نورانی

ترا در ہو مرا سر ہو، مرا دل ہو ترا گھر ہو
تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی

سلام اے آتشیں زنجیرِ باطل توڑنے والے
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

—❖—

یارسول اللہ ﷺ ہمارے السلام

محمد سعادت حسین شیدا

رہبرِ اعظم ہمارے السلام
بے بہاروں کے بہارے السلام

عرش کی قسمت کے تارے السلام
دونوں عالم کے سہارے السلام

دیکھ کر جلوے تمہارے یا نبی
کہہ رہے ہیں چاند تارے السلام

گردشِ تقدیر کے مارے ہوئے
آگئے ہیں در پہ تمہارے السلام

ہیں ترے دم سے حبیبِ کبریا
دونوں عالم کے نظارے السلام

جب پکارا آپ کو طوفان میں
لگ گئی کشتی کنارے السلام

ہم مصیبت میں ہیں آقا لو خبر
کہہ رہے ہیں غم کے مارے السلام

شور تھا یہ ہر طرف وقتِ ظہور
السلام اے حق کے پیارے السلام

جب کہا وقتِ مصیبت یا نبی ﷺ
مٹ گئے سب دکھ ہمارے السلام

بھیک دو داتا ہمیں بھی بھیک دو
ہم بھی ہیں منگتا تمہارے السلام

روزِ محشر کا انہیں کھٹکا نہیں
جو ہیں دامن میں تمہارے السلام

حشر کے دن بخشوائیں گے ہمیں
شافعِ محشر ہمارے السلام

لب پہ شیدا کے ہے یہ آٹھوں پہر
یارسول اللہ ہمارے السلام

سلام

بیکل بلرام پوری

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوات اللہ علیک

سن لی آواز دل والے، جب بھی ہم نے راز والے
بیکسوں کے نیاز والے، ہو کرم ابھی ہمارے والے

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوات اللہ علیک

اے میرے ایمان والے، میرے جرم جانے والے
فضل والے، شان والے، ایک نظر قرآن والے

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوات اللہ علیک

یاد میں آقا تمہاری رات رو کے گزاری
اب تو سن لیجے ہماری، کہہ رہے ہیں سب بھکاری

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوات اللہ علیک

اے مدینہ جانے والو مجھ کو خاکِ پا بنا لو
راہ طیبہ کی بتا دو، میرے آقا کو سنا دو

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوات اللہ علیک

صبح کا وقت حسین ہو، ذرہ ذرہ دل نشین ہو
اور مدینہ کی زمین ہو، آپ کا بیکل وہیں ہو

یا نبی سلام علیک
یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک
صلوات اللہ علیک

کملی والے کا نام لیکر

محمد انور

کملی والے کا نام لے کر
بے سہارے سلام کہتے ہیں
حاجیو مصطفےٰ سے کہہ دینا
غم کے مارے سلام کہتے ہیں
اللہ اللہ حضور کی باتیں
مرحبا رنگ و نور کی باتیں
چاند جن کی بلائیں لیتا ہے
اور تارے سلام کہتے ہیں
جب محمد کا نام آتا ہے
رحمتوں کا پیام آتا ہے
لب ہمارے درود پڑھتے ہیں
دل ہمارے سلام کہتے ہیں
ذکر تھا آخری مہینے کا
تذکرہ چھڑ گیا مدینے کا
اُمتی جھوم جھوم کر تم کو
غم کے مارے سلام کہتے ہیں
جلوہ گاہ شہ امم ہیں یہ
ان کے روضے کا احترام ہیں یہ
سبز گنبد کو آج بھی انور
چاند، تارے سلام کہتے ہیں

—٭—

محبوب کبریا سے میرا سلام کہنا

محبوب کبریا سے میرا سلام کہنا
سلطانِ انبیا سے میرا سلام کہنا

تجھ پر خدا کی رحمت اے عازمِ مدینہ   نورِ محمدی سے روشن ہو تیرا سینہ
جب ساحلِ عرب پر پہنچے تیرا سفینہ   اس وقت سر جھکا کر اے بااللہ باقرینہ

محبوب کبریا سے میرا سلام کہنا
سلطانِ انبیاء سے میرا سلام کہنا

ساحل پہ آتے آتے موجوں کو چوم لینا   موجوں کے بعد دلکش ذروں کو چوم لینا
اس پاک سرزمین کی راہوں کو چوم لینا   پھولوں کو چوم لینا کانٹوں کو چوم لینا

محبوب کبریا سے میرا سلام کہنا
سلطانِ انبیاء سے میرا سلام کہنا

راہِ طلب کی لذت جب قلب کو مزا دے   عشقِ نبی مرسل جب روح کو جلا دے
جب سوزِ عاشقانہ جذبات کو جگا دے   ہستی کا ذرہ ذرہ جب آہ کی صدا دے

والشمس کی ضیا سے میرا سلام کہنا
سلطانِ انبیاء سے میرا سلام کہنا

دربارِ مصطفیٰ کی حاصل ہو جب حضوری   پیشِ نظر ہو جس دم وہ بارگاہِ نوری
ہو دور رنج و کلفت مٹ جائے فکرِ دوری   دیدارِ مصطفیٰ کی جب آرزو ہو پوری

محبوبِ کبریا سے میرا سلام کہنا
سلطانِ انبیاء سے میرا سلام کہنا

روضے کی جالیوں کے جس دم قریب جانا   رو رو کے حالِ مسلم سرکار کو سنانا
بے ساختہ مچلنا جوشِ جنوں دکھانا   سینے میں بھی بسانا آنکھوں میں بھی بسانا

پھر نورِ حق نما سے میرا سلام کہنا
سلطانِ انبیاء سے میرا سلام کہنا

—•—

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود — گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم — نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود — نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود — فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

نورِ عینِ لطافت پہ الطف درود — زیب و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام

سروِ نازِ قدم مغزِ رازِ حکم — یکہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

نقطۂ سرِ وحدت پہ یکتا درود — مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر — نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کے زیرِ لوا آدم و من سوا — اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں — اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

اصلِ ہر بود و بہبود تخمِ وجود — قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود — ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درود — فتقِ ازہارِ قربت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل — جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام

سرِّ غیبِ ہدایت پہ غیبی درود — عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

ماہِ لاہوتِ خلوت پہ لاکھوں درود — شاہِ ناسوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام

کنزِ ہر بیکس و بے نوا پر درود
حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

مطلعِ ہر سعادت پہ اسعد درود
مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

پرتوِ اسمِ ذاتِ احد پر درود
نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام

خلق کے دادرس سب کے فریادرس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ دنیٰ ہو میں گم کن انا
شرحِ متنِ ہویت پہ لاکھوں سلام

انتہائے دوئی ابتدائے یکی
جمعِ تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

کثرتِ بعدِ قلت پہ اکثر درود
عزتِ بعدِ ذلت پہ لاکھوں سلام

ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

سببِ ہر سبب منتہائے طلب
علتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام

مصدرِ مظہریت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گلِ پاک منبت پہ لاکھوں سلام

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِ ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام

طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سروِ قامت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینہ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام

لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

لختِ لختِ دلِ ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال
اُس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظلّۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اشکباریٔ مژگاں پہ برسے درود
سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

معنیٔ قد رأی مقصدِ ما طغیٰ
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
اُن عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

اُن کے خد کی سہولت پہ بے حد درود
اُن کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ریشِ خوش معتدل مرہمِ ریشِ دل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

رفیع ذکرِ جلالت پہ ارفع درود
شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اُس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

انبیاء تہ کریں زانو اُن کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم
شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گذر کی قسم
اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود
یادگاریٔ امت پہ لاکھوں سلام

زرعِ شاداب و ہر ضرعِ پُرشیر سے
برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

بھائیوں کے لئے ترکِ پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

مہدِ والا کی قسمت پہ صدہا درود
بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

اٹھتے بوٹوں کی نشو و نما پر درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

سیدھی سیدھی روش پہ کروڑوں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

روز گرم و شب تیرہ و تار میں / کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام
جس کے گھیرے میں ہیں انبیاؤ ملک / اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام
اندھے شیشے جھلاجھل دمکنے لگے / جلوہ ریزی دعوت پہ لاکھوں سلام
لطف بیداری شب پہ بے حد درود / عالم خواب راحت پہ لاکھوں سلام
خندۂ صبح عشرت پہ نوری درود / گریۂ ابر رحمت پہ لاکھوں سلام
نرمی خوئے لینت پہ دائم درود / گرمی شان سطوت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں / اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام
کس کو دیکھا یہ موسےٰ سے پوچھے کوئی / آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
گرد مہ دست انجم میں رخشاں ہلال / بدر کی دفع ظلمت پہ لاکھوں سلام
شور تکبیر سے تھرتھرائی زمیں / جنبش جیش نصرت پہ لاکھوں سلام
نعرہ ہائے دلیراں سے بن گونجتے / غرش کوس جرات پہ لاکھوں سلام
وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا / مصطفٰے تیری صولت پہ لاکھوں سلام
ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں / شیر غران سطوت پہ لاکھوں سلام
الغرض اُن کے ہر مُو پہ لاکھوں درود / ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام
ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود / اُن کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام
ان کے مولےٰ کے ان پر کروڑوں درود / ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام
پارہائے صحف غنچہ ہائے قدس / اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام
آب تطہیر سے جس میں پودے جمے / اس ریاض نجابت پہ لاکھوں سلام
خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر / ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اُس بتولِ جگر پارۂ مصطفیٰ — حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے — اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیّدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ — جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

وہ حسن مجتبیٰ سیّد الاسخیا — راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اوجِ مہرِ ہدیٰ موجِ ندیٰ — روحِ روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

شہد خوارِ لعابِ زبانِ نبی — چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام

اُس شہیدِ بلا شاہِ گلگوں قبا — بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

دُرِ دُرجِ نجف مہرِ برجِ شرف — رنگِ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق — بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

جلوہ گیانِ بیت الشرف پر درود — پردگیانِ عفت پہ لاکھوں سلام

سیما پہلی ماں کہفِ امن و اماں — حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی — اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

منزلٌ من قصبٍ لا نصب لا صخب — ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

بنتِ صدیق آرامِ جانِ نبی — اُس حریمِ برأت پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ — ان کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام

جن میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں — اس سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ تابانِ کاشانۂ اجتہاد — مفتیِ چار ملت پہ لاکھوں سلام

جاں نثارانِ بدر و احد پر درود — حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا — اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰحضرت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

سلام کے اختتام پر پڑھے جانے والے اشعار

اسلام اے سبز گنبد کے مکیں   السلام اے رحمۃ للعٰلمین

السلام اے سرورِ دنیا و دیں   السلام۔۔ رحمۃ للعٰلمین

السلام اے آمنہ کے لعل اور جنت کے پھول   یہ سلام عاجزانہ ہو قبول

السلام اے گلشنِ وحدت کے پھول   یہ سلام عاجزانہ ہو قبول

اے خدا کے لاڈلے پیارے رسول   یہ سلام عاجزانہ ہو قبول

السلام اے میم حے اور میم دال   السلام اے بے نظیر و بے مثال

دست بستہ ہیں کھڑے سارے غلام   پیش کرتے ہیں غلامانہ سلام

دست بستہ ہیں کھڑے تیرے غلام   پیش کرتے ہیں غلامانہ سلام

مرحبا یا سیدِ خیر الانام   کیجئے مقبول ہم سب کا سلام

تو سخی تیرا سخی دربار ہے   گر کرم کر دو تو بیڑا پار ہے

اے ہمارے معبود کے پیارے حبیب   اب ہمیں بلوائیے اپنے قریب

السلام اے دردمندِ دل کے طبیب   ہو مدینے کی ہوا ہم کو نصیب

یا الٰہی! از پئے زلفِ حبیب   ہم غلاموں کو مدینہ ہو نصیب